69965 ـ والد کی بات مانتے ہوئے دوکان پر داڑھی مونڈنا

سوال

میں بابر شاپ پر کام کرتا ہوں، اور یہ میرے والد کی ملکیت ہے، میرا ایک دینی بھائی ہے جو میری ہدایت کا باعث بنا، اور میرے ساتھ دوکان پر کام کرتا ہے، اور اب وہ شادی شدہ بھی ہے اور گاہکوں کی داڑھی مونڈنے سے انکار کر دیتا ہے، کیونکہ اس کی رائے میں یہ شرعا حرام ہے، اور داڑھی مونڈ کر حاصل ہونے والا مال بھی حرام ہے، میں غیر شادی شدہ ہوں اور اپنے والد کے ساتھ رہتا ہوں، پہلے میں بھی گاہکوں کی داڑھی مونڈنے سے انکار کرتا رہا ہوں، لیکن والد صاحب نے مجھ پر دباؤ ڈالا اور دوکان بند کر دی، میرے پاس کوئی اور کام نہیں ہے، میرا بھائی مصر ہے کہ میں داڑھی کی شیو نہ کیا کروں، اور میرے والد صاحب کے دباؤ کی اسے کوئی مشکل نہیں کیونکہ وہ اپنے علیحدہ گھر میں رہتا ہے، اور میں شادی کی تیاری وغیرہ میں مصروف ہوں اور قسطیں ادا کرنا ہوتی ہیں، میں نے مجبورا شیو کرنا شروع کر دی تا کہ والد دوکان کھول دے، اب مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (1190) اور (8196) کے جوابات میں داڑھی مونڈنے کی حرمت، اور داڑھی مونڈنے کی معاونت کرنے کی حرمت بیان کی جا چکی ہے، چاہے وہ معاونت شیو کرنے کی دوکان کھول ہو یا اس کے بغیر.

اور پھر والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اور ان سے صلہ رحمی کرنا واجب ہے، لیکن جب اللہ تعالی کی نافرمانی ہو تو پھر مخلوق کی اطاعت نہیں ہو سکتی، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ کی معصیت و نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6830) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840).

اس بنا پر داڑھی کی شیوکرنے کے لیے دوکان کھولنی جائز نہیں، آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ صرف سر کے بال مونڈیں یا چھوٹے کریں، اور مونچھیں کاٹیں، لیکن لوگوں کی داڑھی کو ہاتھ بھی نہ لگائیں، تو اس طرح دونوں کام ہو سکتے ہیں آپ دوکان بھی کھول لیں گے اور حرام کام سے اجتناب بھی ہو جائیگا.

اور آپ کے والد کو يہ جان لينا چاہيے کہ حصول رزق شريعت کے مطابق ہونا چاہيے، اور سبحانہ وتعالى حلال مال ميں بركت عطا كرتا ہے چاہے وہ تھوڑا ہى ہو، اور حرام مال چاہے جتنا بھى زيادہ ہو اس ميں بركت نہيں ہوتى بلكہ وہ ختم ہو جاتا ہے، اور پھر آپ شرعى طور پر اس معصيت و نافرمانى كے ارتكاب كے ليے مجبور نہيں، اور جس معاملہ ميں اللہ كى نافرمانى ہوتى ہو اس ميں آپ پر اپنے والد كى اطاعت و فرمانبردارى كرنا جائز اور ضرورى نہيں ہے.

تو آپ اللہ سبحانہ وتعالى سے مدد و نصرت مانگيں اور اپنے والد كى بات كو تسليم نہ كريں، بلكہ آپ كوئى اور حلال كام تلاش كر ليں، يا پھر اپنى اس دوكان پر ہى رہيں، ليكن داڑھى كى شيو نہ كريں، ان شاء اللہ اللہ تعالى آپ كے ليے نكلنے كى كوئى راہ بنا ديگا، اور آپ كو روزى بھى وہاں سے دےگا جہاں سے آپ كو وہم و گمان بھى نہيں ہے.

جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جو كوئى بھى اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرتا ہے اللہ تعالى اس كے ليے نكلنے كى راہ بنا ديتا ہے، اور اسے رزق بھى وہاں سے ديتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھى نہيں ہوتا، اور جو كوئى بھى اللہ تعالى پر بھروسہ اور توكل كرتا ہے اللہ تعالى اسے كافى ہو جاتا ہے، يقينا اللہ تعالى اپنا كام پورا كرنے والا ہے، اللہ تعالى نے ہر چيز كا اندازہ مقرر كر ركھا ہے الطلاق (2 - 3).

اور آپ خير القرون جو كہ صحابہ كرام كا دور تھا ان كے افعال كى پيروى كريں، كيونكہ وہ اپنى دنيا كو اپنے دين پر مقدم نہيں كرتے تھے، اور نہ ہى دنياوى نفع كو اخروى فائدہ پر ترجيح ديتے تھے، اس ليے كہ وہ وحى كى سماعت كرتے كہ وہ انہيں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے حكم مخالفت سے منع كرتى تو وہ اسے ترك كرنے ميں جلدى كرتے، اور وہ اپنے نفسوں كے ليے ايك ثقيل حكم بھى سنتے تو وہ اس پر عمل پيرا كرنے ميں جلدى كيا كرتے تھے، اور پھر مدينہ كے لوگ تو كاشت كار تھے، اور ان كے كچھ معاہدہ جات ميں انہيں فائدہ تھا ليكن جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى جانب سے اس ميں سے كچھ كى ممانعت آئى تو ان ميں سے ايك كہنے لگا:

" ہميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايسے كام سے روكا جس ميں ہمارا فائدہ تھا، ليكن ہمارے ليے اللہ تعالى اور اس كے رسول كى اطاعت و فرمانبردارى زيادہ فائدہ مند ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (2214) صحيح مسلم حديث نمبر (1548).

اور جب شراب كى حرمت نازل ہوئى تو صحابہ كرام نے شراب نوشى سے اجتناب كرنے ميں تردد اور پس و پيش سے

کام نہیں لیا، حالانکہ گلاس ان کے ہاتھ میں تھا، لیکن جیسے ہی حرمت کا حکم سنا تو انہوں نے شراب کے مٹکے توڑنے میں ذرا برابر بھی تاخیر نہ کی.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں ابو طلحہ انصاری اور ابو عبیدہ جراح، اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہم کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، تو ایك آنے والا شخص آیا اور کہنے لگا، بلا شبہ شراب حرام کر دی گئی ہے، تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ اٹھو اور اس مٹکے کو توڑ دو، انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: میں نے اس برتن کے نیچے پیندے میں ٹھوکر ماری اور توڑ دیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6826) صحیح مسلم حدیث نمبر (1980).

اس طرح بات اور حکم کو تسلیم کرنے میں یہ پاکباز لوگ بعد میں آنے والوں سے سبقت لے گئے، تو مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ شریعت کے مخالف کام کو ترك کرنے میں تردد اور پس و پیش سے کام نہ لے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے ایمان کا تقاضہ بھی یہی ہے جسے اس نے اپنے لیے پسند کیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کسی بھی مومن مرد اور مومن عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا وہ صریحا گمراہی میں جا پڑے گا الاحزاب (36).

واللہ اعلم .